بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات

مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات۔ پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ و سنہ ۱۹۷۶ء

جلد پنجم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

نام کتاب — العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ (جلد پنجم)
مصنف — صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی
ناشر — نعیمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات
تعداد — گیارہ سو

تقسیم کار
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔فون:۔7221953
فیکس:۔7238010

ہیں، دانشمندوں کی نظر میں یہی باتیں ابن الوقتی اور مطلب پرستی کہلاتی ہیں، بہارِ شریعت کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی صاحبِ بدیع البیان ہر جگہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنہا لکھتے ہیں اور کہیں بھی حضرت مریم میں اختلاف قول نقل نہ کیا، اور بہت جگہ صاف صاف لکھتے ہیں کہ انبیاء صرف مرد ہی ہوتے ہیں۔ مصنف صاحب کو چاہیئے کہ کتابوں کا بغور مطالعہ فرمایا کریں اور ذرا آگے پیچھے بھی دیکھ لیا کریں، پمفلٹ کے صفحہ پر پھر وہی ہیں نہ مانوں کی رٹ ہے قرآن و حدیث میں علیہ السلام کہنے کا ثبوت ہے اور یہ کہ ابنِ حجر مکیؒ بحوالہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ پانچ چیزوں میں اہلِ بیت نبی کریم کے مساوی ہیں۔ جواب۔ ہم نے پچھلا صفحہ حوالوں سے ثابت کر دیا کہ یہ مساوی ہونے کا کفریہ عقیدہ ہونا بھی شیعہ فرقے کی ابتدائی ایجادات میں سے ہے، کوئی غیر نبی کسی نبی علیہ السّلام کے مساوی کسی بھی چیز میں نہیں ہو سکتا۔ مصنف صاحب نے تو وہ پانچ چیزیں نہ بتائیں مگر ہم نے بتا دیں ہیں فخر الدین رازی صاحب، یا ابنِ حجر صاحب کی کیا جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ سنی ہو کر شیعوں کی بد عقیدگیاں بلا تردید نقل کریں۔ اور سنیوں کے خلاف چلیں، اگر انہوں نے لکھا ہے تو یقیناً سیاق سباق میں اس مردود عقیدے کی تردید کر دی ہو گی۔ مصنف صاحب کو چاہیئے کہ کتابوں کو سیاق و سباق سے بھی پڑھ لیا کریں، اگر فخر الدین رازی صاحب نے تردید نہیں کی تو ہم تردید کرتے ہیں کیونکہ فخر الدین رازی فقیہِ اسلام نہیں ہیں ان کی باتیں مضبوط نہیں ہوتیں۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

گر بہ استدلال کارِ دیں بُدے ؛ فخرِ رازی رازدارِ دیں بُدے
کارِ استدلالیاں چوبیں بُوَد ؛ کارِ چوبیں سخت بے تمکین بُوَد

لہٰذا ثابت ہے کہ علیہ السّلام کہنا نہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ فقہِ اسلام سے نہ کسی چیز میں مساوات ثابت۔ انبیاء علیہم بے مثل ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی مساوی ہو سکے نہ ان کا کوئی مثل و نظیر ہو سکے۔ پمفلٹ صفحہ ۱۸ پر آل کا معنیٰ اولاد کیا ہے، جواب یہ ترجمہ قرآنِ مجید اور کلامِ الٰہی کے خلاف ہے آل کا معنیٰ اولاد نہیں بلکہ متبع و مطیع ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۵۰ میں ہے۔ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ۔ اور ہم نے فرعون کی آل کو غرق کر دیا۔ فرعون کی صرف اولاد کا غرق ہونا مراد نہیں بلکہ تمام متبعین مطیعین مراد ہیں آل کا معنیٰ صرف اولاد یا اہلِ بیت کرنا بھی قرآن و حدیث

کے خلاف اور شیعہ اختراع ہے۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو اُسے چاہیئے کہ قرآن و حدیث کی عبارت النّص سے صریحی الفاظ دکھائے اِدھر اُدھر کے تُڑے مڑے جھوٹے سچے حوالے دینے کی ضرورت نہیں یا اَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ سے اولاد کا مراد ہونا ثابت کرے،

پمفلٹ کے ص۲۳ پر لکھا ہے کہ پانچویں صدی میں ابو محمد جوینی نے سلام کو بھی صلوٰۃ کے ساتھ منسلک کر دیا جس کو علماءِ محقّقین اور شاہ عبد العزیز تسلیم نہیں کرتے، جواب ابو محمد جوینی نے صلوٰۃ سے سلام کو منسلک نہیں کیا اُن پر غصہ نہ اُتارئے بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فرما کر صلوٰۃ سے سلام کو منسلک فرما دیا، یہی بات امام نوویؒ شافعی نے شرح مسلم جلدِ اوّل کے ص۱۷۶ اور ص۲۴۶ پر لکھ کر فرمایا کہ صلوٰۃ وسلام دونوں ہی غیر نبی کے لیے مستقلاً ناجائز مزید وضاحت کرتے ہوئے صاف لکھا کہ عَلِیٌّ علیہ السّلام کہنا قطعاً ناجائز ہے۔ ہاں البتہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ یَا عَلِیُّ کہنا جائز ہے، اِسی طرح اَلسَّلَامُ عَلٰی مَوْلٰی عَلِیٍّ بھی جائز ہے، دونوں میں فرق کی وضاحت پہلے چند بار کر دی گئی مصنّف صاحب نے اگر غصہ کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ پر کریں یا اپنے سلف صالحین کی مثل قرآنِ مجید اور سورۃ لہب پڑھتے ہوئے صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا کی آیت پر کریں۔ پمفلٹ کے ص۲۴ پر زید کے رسالے کے ص۳ کی عبارت تفسیر ابنِ کثیر سورۃِ احزاب کے ص۵۱۶ کے حوالے سے لکھی کہ خلیفۃُ المسلمین حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا کہ جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اپنے علاقہ کے لوگوں، اور مولویوں خطیبوں سے کہدینا کہ صلوٰۃ صرف نبیوں کے لیے ہے اور عام مسلمانوں کے لیے اِس کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔ (الخ) زید نے اس عبارتِ ابن کثیر سے یہ دلیل لی ہے کہ غیر نبی کے لیے علیہ الصّلوٰۃ اور علیہ السّلام، کہنے سے عمر رض بن عبد العزیز نے تمام لوگوں کو منع کیا تھا، کچھ پہلے تاریخی حوالے سے ہم نے بھی اس کی زیادہ وضاحت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے اور ہم نے ثابت کیا ہے حضرت عمر رض بن عبد العزیز رض نے خارجی، رافضی ہر دو ٹولے کو منع فرمایا تھا، اور صاف فرمایا تھا کہ نہ امیر معاویہ علیہ السّلام کہنا جائز ہے نہ علی علیہ السّلام کہنا جائز دونوں ناجائز۔ مگر مصنّف صاحب کو زید کی اس دلیل پر اعتراض ہے چنانچہ پمفلٹ کے ص۲۵ پر لکھتے ہیں کہ یہ دلیل غلط ہے عمر بن عبد العزیز نے صلوٰۃ صرف اُموی حکمرانوں پر بند کرائی تھی نہ کہ اہلِ بیت پر بھی جو صلوٰۃ تھی اُس کو بھی اہل بیت